بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۶ تبوک ۱۳۴۲ھ ش ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۶ ستمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۶ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل بھی حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات ۲ بجے تک تو نیند ٹھیک آئی اس کے بعد وقفہ وقفہ سے آنکھ کھلتی رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اُن رجالِ فارس میں سے تھے جن کی خبر سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰؐ نے چودہ سو سال قبل دی تھی

آپ علم و عرفان کے ایک سمندر تھے جس سے نصف صدی تک ایک عالم فیضیاب ہوتا رہا

حضرت میاں صاحب موصوفؓ کے وصال پر مجالس انصار اللہ مرکزیہ و خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تعزیتی قراردادیں

ربوہ — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجالس عاملہ نے ۴ ستمبر ۱۹۶۳ء کو اپنے غیر معمولی اجلاسوں میں جو تعزیتی قراردادیں منظور کیں، ان کے متن درج ذیل ہیں:-

قرارداد تعزیت مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

"مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا یہ ہنگامی اجلاس قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ رکن خصوصی مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی انتہائی الم ناک اور روح فرسا وفات پر گہرے غم و اندوہ اور شدید حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود خدائی نشانات کا ایک خاص مظہر تھا۔ آپ علم و عرفان کے ایک بحر بیکراں تھے جس سے متواتر نصف صدی تک ایک عالم فیض یاب ہوتا رہا۔ آپ کی بلند روحانی شان کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ خود اللہ تعالےٰ نے عرش سے آپ کو قمر الانبیاء کے عظیم الشان خطاب سے نوازا۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست و بازو کی حیثیت سے گزشتہ نصف صدی میں علمی، اصلاحی، تبلیغی اور انتظامی لحاظ سے اسلام اور احمدیت کی جو اہم خدمات سرانجام دیں اور جس طرح آپ نے عمر بھر جماعتی کاموں اور بوجھوں کو اپنے کندھوں پر لیا اور آپ جماعت کے سب طبقوں بالخصوص غرباء کے دکھوں اور مصیبتوں میں ان کا سہارا بنے ان کی وجہ سے آج ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم ایک بہت بڑے عارف باللہ اور مجاہد ایک نہایت قابل مصنف ایک حد درجہ زیرک مدبر اور ایک انتہائی دردمند اور شفیق محسن سے جدا ہو گئے ہیں جس کا مشفقانہ اور ہمدردانہ سلوک واقعی قلوب کو قمر کی طرح ٹھنڈک و فرحت اور اطمینان و سکینت بخشنے والا تھا۔

ہم اس انتہائی الم ناک جماعتی صدمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور ان کے دیگر برادران و ہمشیرگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد سے نیز تمام جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات اور اپنا قرب خاص عطا فرمائے اور محض اپنے فضل سے اس عظیم خلا کو پُر فرمائے جو آپ کی وفات سے ہمیں نظر آ رہا ہے۔ آمین"

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

قرارداد تعزیت مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر انتہائی غم و الم کا اظہار کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات پر جناب وحید الزمان کا اظہار تعزیت

ربوہ ۶ ستمبر — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر پاکستان کے وزیر تجارت جناب وحید الزمان نے اظہار تعزیت کی ہے۔ کل آپ راولپنڈی سے بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لائے۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب فنانس سیکرٹری حکومت پاکستان سے ملاقات کر کے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ ایک گھنٹے کے قیام کے بعد آپ بذریعہ موٹر کار لاہور روانہ ہو گئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ستمبر ۶۳ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہمارا فرض ہے

کل ہم نے اپنے اداریہ کے آخر میں جماعت کی توجہ اپنے فرائض کی طرف دلائی تھی بے شک حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہمارے لئے ایک سخت صدمہ ثابت ہوئی ہے مگر سوال یہ ہے کہ جماعت کو آپ کی وفات سے کیوں اتنا صدمہ ہوا ہے۔ یہ درست ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہونا ایک بہت بڑا اعزاز ہے خاص کر اس لئے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ یتزوج و یولد کہ آنیوالا مسیح شادی کریگا اور اس کے اولاد ہوگی جس کے یہی معنی ہیں کہ اولاد نیک ہوگی کیونکہ جو شخص شادی کرتا ہے بعض استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر اولاد ضرور ہوتی ہے اور یہ کوئی اہم بات نہیں تھی جس کو ایک عظیم پیشگوئی میں ذکر کیا جاتا اس لئے ظاہر ہے کہ اولاد کا خاص طور پر ذکر اسی لئے کیا گیا ہے کہ وہ اولاد ایسی ہوگی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے والی ہوگی۔

بہرحال یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کی نیک طینتی اور دینداری کے متعلق اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کئی ایک پیشگوئیاں فرمائی ہوئی ہیں جو لفظ بلفظ پوری ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہونا واقعی ایک بہت بڑا اعزاز ہے مگر سوال ہے کہ کیا صرف یہی خاندانی اعزاز ہی ہے جس کی وجہ سے آج ہمیں آپکی وفات سے وہ عظیم صدمہ ہوا ہے جس کا اظہار جماعت کا ہر فرد کر رہا ہے۔ یقیناً ایسا نہیں ہے۔ یہ عظیم صدمہ صرف اس وجہ سے نہیں ہو سکتا۔ کسی مامور من اللہ کی اولاد ہونا بے شک ایک اعزاز ہے مگر یہ اعزاز اسی وقت تک اعزاز ہے جب تک نبی کی اولاد اپنے باپ کے نقشِ قدم پر قدم مارتی ہو اور اس مشن کو آگے بڑھانے کی جان توڑ کوشش کرتی ہو جس مشن کے لئے باپ مبعوث ہوا تھا۔

قرآن کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ نے ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر کیا ہے وہیں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں یہ بھی جتا دیا ہے کہ بے شک آپ کی اولاد پر رحمتیں نازل کی جائینگی مگر اولاد میں سے اگر کوئی خدانخواستہ ظالم ہوگا تو اس سے یہ نعمتیں روک لی جائیں گی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انبیاء علیہم السلام میں جو مقام ہے وہ بھی قرآن کریم سے واضح ہو جاتا ہے۔ آپکی دعا کو اللہ تعالےٰ نے قبولیت بخشی اور پے بہ پے آپکی نسل میں سے انبیاء علیہم السلام ظہور کرتے رہے۔ لیکن جب اسرائیل کی اولاد اپنے مقام سے ہٹ گئی تو اللہ تعالےٰ نے ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے وہ گوہر یکدانہ پیدا کیا جو رحمۃ للعالمین کہلایا جس کے علماء بھی بنی اسرائیل کے انبیاء سے لگا کھا سکتے ہیں اور جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ آپ خاتم النبیین ہیں آپکی شریعت قیامت تک رہیگی اور جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا کہ جو ذکر آپ پر نازل کیا گیا ہے اس کی ہر طرح خود اللہ تعالیٰ قیامت تک حفاظت کرتا رہیگا۔

بے شک مامور من اللہ کی اولاد ہونا ایک عظیم اعزاز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ یہ اعزاز اسی وقت تک اعزاز ہے جب تک اس کی اولاد اس کے مشن کو تقویت دینے والی اور اپنے کردار سے اس کو آگے بڑھانے والی رہے حقیقت یہ ہے کہ مامور من اللہ کی اولاد ہونے کا اعزاز اسی وقت چودھویں کا چاند بن کر چمکتا ہے جب اسکی اولاد اپنے خورشید عالمتاب سے کسب نور کرتی رہے اور پھر اس نور کی شعاعیں دنیا کی تاریکیوں پر ڈال کر دنیا کو بقعۂ نور بناتی رہے۔ الحمد للہ کہ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واقعی مسیح موعود علیہ السلام کا فرد ہونے کا عظیم اعزاز حاصل تھا مگر آپکی ذات میں یہ قمر الانبیاء بن کر اسی وقت درخشاں ہوا جب آپ نے اپنے کردار سے مسیح موعود علیہ السلام کے نور کو اخذ کیا اور اس کو منعکس کرکے چاندنی دوسروں پر نچھاور کی قرآن کریم کی مندرجہ بالا نص کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا جو صدمہ اس وقت جماعت کو پہنچا ہے وہ صرف اس وجہ سے نہیں ہے کہ آپکو مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہونے کا اعزاز حاصل تھا بلکہ اس لئے بھی کہ آپ نے اپنی زندگی اس مشن کے لئے وقف کر دی ہوئی تھی اور جو مشن مسیح موعود علیہ السلام اس آخری زمانہ میں لیکر مبعوث ہوئے تھے۔ آپکا وجود جماعت کے لئے چاند بن کر اسی لئے چمکا کہ آپ نے اپنی تمام زندگی آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے صرف کر دی یہی وجہ ہے کہ ہم کو آپ سے یکدم بچھڑ جانے سے سخت صدمہ ہوا ہے۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا مسیح موعود علیہ السلام کا نور کوئی محدود چیز ہے۔ کیا جماعت کا ہر فرد اس نور کو اخذ کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چاند نہیں بن سکتا؟ ابوجہل سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا کتنا دشمن تھا۔ آپ نے خواب دیکھا کہ یہی ابوجہل آپکو ایک خوشۂ انگور دے رہا ہے۔ وہ خوشۂ انگور کیا تھا وہ خوشۂ انگور ابوجہل کا بیٹا عکرمہ رضی تھا۔ خوشۂ انگور پیش کرنے کا یہ مطلب تھا کہ عکرمہ رضی جو بظاہر میرا بیٹا ہے آج سے آپ کا بیٹا بن گیا ہے۔ چنانچہ آج دنیا میں کوئی انسان نہیں خواہ جس کا نسب عکرمہ رضی سے ہی کیوں نہ ملتا ہو جو اپنے آپکو ابوجہل کا بیٹا کہلائے کیونکہ ابوجہل کا بیٹا تو مر چکا۔ اسی طرح عربوں کی نسلوں کی نسلیں بدل گئیں اور اپنی مادی ابوت سے نکل کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ابوت میں داخل ہو گئیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم آخر کون تھے؟ مادی لحاظ سے اکثر دشمنانِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد تھے مگر سب نے اپنی ولدیت بدل ڈالی اور رسول اللہ کی اولاد میں داخل ہو گئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کو تقویت دی آپ کے مشن کو اپنے کردار سے اجاگر کیا۔ آپ کے نور کو لیکر ساری دنیا میں منعکس کر دیا۔ آج جب ہم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا نام لیتے ہیں تو ہمارے رگ و پے میں اہتزاز پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ایک حبشی غلام تھا جس کا رنگ کوئلہ کی طرح سیاہ تھا جس کے ہونٹ موٹے موٹے اور ناک چپٹی تھی مگر جب وہ "احد" "احد" کہہ کر دشمنوں سے ایذا اٹھاتا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کتنا پیارا لگتا تھا۔

پھر دیکھئے اللہ تعالےٰ شہادت دیتا ہے کہ

ماکان محمدٌ ابا احدٍ من
رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین۔

یعنی محمد صلعم کا تو کوئی صلبی بیٹا ہی نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

انا اعطینٰک الکوثر

ہم نے آپ کو "کوثر" یعنی رسول اللہ اور خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے کثیر اولاد کا باپ بنا دیا ہے یہاں تک کہ آپ کے تمام دشمنوں کی اولاد صحابہ کرام رضی کے عظیم لقب سے ملقب کر دی گئی یہاں تک کہ آپ کے اشد دشمنوں کی اولاد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہلانے لگی اسلئے کہ انہوں نے آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے اپنی جان اور اپنے مال قربان کر دیئے۔ آپکے خلف الرشید بن گئے۔

آج ہم کو حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کا عظیم صدمہ پہنچا ہے کیونکہ آپ ہر طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلف الرشید تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی سے ثابت کر دیا۔ یہ صدمہ بے شک بڑا ہے لیکن اس تاریکی میں ایک بہت بڑی روشنی کی شعاع بھی جھلک رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو بھی اپنی زندگی آپکی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کے لئے وقف کرے گا وہ آپ کا صلبی بیٹا نہ ہوتے ہوئے بھی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح آپ کا خلف الرشید بن سکتا ہے۔ اسلئے اگر ہم واقعی "وآخرین منھم" کا مصداق بننا چاہتے ہیں تو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلف الرشید بننے کی کوشش کرنی لازمی ہے۔ اسی طرح یہ صدمہ عظیم ہمارے لئے رحمت عظیم بن سکتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادمیں

پھر کوئی صاحبِ جنون گرا + عشق کے قصر کا ستون گرا
پھر اٹھا دل سے آگ کا شعلہ + آنکھ سے پھر جگر کا خون گرا

موڑ کر منہ تمام دنیا سے + جا ملا ہے رفیقِ اعلیٰ سے
اے کہ کردار تھا بہشت تری + کیا یہ دنیا جدا تھی عقبےٰ سے؟

ہر طرف ماتم تو ہوتا رہا + ابرِ رحمت بار بھی رونا رہا
باراں ہے انبار در انبار فصل + آنسوؤں کے بیج میں بوتا رہا

تنویر

نبیوں کا چاند

محترم سید داؤد احمد صاحب

ہزاروں ہزار سلام اور درود حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوں اگر حضور کی تعلیم ہمیں صبر اور راضی بہ رضا ہونے کا سبق نہ دیتی اور ہماری سب محبتوں کا نقطۂ مرکزی اللہ تعالےٰ کی ذات قرار نہ دیتی، تو آج شائد ہم میں سے بہتوں کی حرکت قلب اس صدمۂ عظیم کے باعث بند ہو جاتی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذاتِ بابرکات کوئی معمولی ذات نہ تھی۔ ہزاروں لاکھوں انسانوں کے دلوں میں آپ کی محبت کی گہری اور پائدار جڑیں قائم تھیں۔ بہتوں نے آپ سے دینی و روحانی فیض پایا۔ اور بہتوں نے آپ سے علمی تلمذ حاصل کیا تھا۔ کون ہے جس نے اپنی خوشی میں آپ کو مسرور نہ دیکھا ہو۔ اور کون ہے جس نے اپنے رنج و غم میں آپ کو تسلی دیتے نہ پایا ہو۔ بڑے سے بڑے آدمی اور چھوٹے سے چھوٹے اور ادنےٰ سے ادنےٰ شخص کو آپ کی محبت اور حسن سلوک اور ہمدردانہ توجہات اور خدمت کا ایک وافر حصہ ملا تھا۔

آپ کی امتیازی خصوصیات اللہ تعالےٰ سے محبت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق۔ خدمتِ دین۔ ہمدردئ مخلوق۔ قیام شریعت کا احساس۔ اطاعتِ امام علمی تبحر اور انتہائی درجہ کی خاکساری و انکساری کو نہ اپنی کیفیات کے لحاظ سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی اپنے دائرہ کی وسعت کے لحاظ سے ایک آدمی یا چند آدمیوں کا قلم ان کا احاطہ کرسکتا ہے۔

آپ کی سب سے بڑی خصوصیت وہ خدمتِ دین ہے جو ستر سالہ زندگی میں آپ نے سرانجام دی۔ جس سے ایک لمحہ کے لئے بھی آپ غافل نہ ہوئے۔ جس کو آپ نے اپنی جان اپنے اہل وعیال۔ اپنے تمام رشتہ داروں اور تعلق والوں نیز اپنے سامان معیشت پر ہر آں ترجیح دی اور گویا اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد قرار دے کر پھر ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے دن رات ہمہ تن اس میں مشغول ہوئے اور آخری سانس تک مشغول رہے۔

آپ کو ایک مقدس روح دی گئی تھی اور آپ گویا ایک تحفہ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیئے گئے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے پیدا ہونے کی خوشخبری پیدائش سے قبل ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی تھی اس طرح آپ شعائر اللہ میں سے قرار پائے اور ہر اس تعظیم اور بزرگی اور تقدس اور حرمت کے حقدار ہوئے جو شعائر اللہ کو حاصل ہوتی ہے اور آپ کی ہستی ان نوروں کا مہبط بنی جو شعائر اللہ پر نازل ہوتے ہیں۔

آپ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ اللہ تعالےٰ کے دربار سے **نبیوں کا چاند** کے خطاب سے نوازے گئے۔ کتنا پیارا ہے اس خطاب میں اور کتنی محبتیں مخفی ہیں اس نام میں۔ ہر ماں کو اپنا بچہ چاند ہی لگتا ہے لیکن کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کو خدا چاند قرار دے اور وہ بھی نبیوں کا چاند۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روشن سورج کی طرح دنیا کو منور کرنے کے لئے ظاہر ہوئے۔ وہ تمام کمالات متفرقہ جو تمام انبیاء میں پائے جاتے تھے آپ کی ذات میں جمع تھے۔ پھر آپ کا عکسِ کامل اور ظلِ کامل آپ سے چودہ سو سال بعد دنیا میں ظاہر ہوا جو آپ کی حیثیت کے لحاظ سے بدر کامل بنا لیکن نہ بدر کامل اپنے زمانہ کے لئے ایک سورج قرار پایا اور اللہ تعالےٰ نے اس سورج کو بہت سے چاند عطا فرمائے جو اس سورج کی روشنی کو ہر اندھیرے کونے اور ہر تاریک جگہ میں پہنچا دیں۔ انہی چاندوں میں ایک بہت روشن چاند حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں سوچتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خطاب دیکھ کر کتنا لطف آتا ہوگا اور کتنا شکر کا جذبہ طبیعت میں پیدا ہوتا ہوگا۔ کیونکہ اس الہام میں ایک زبردست پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور اس نام میں گویا حضرت میاں صاحب کی زندگی کے کام کا خلاصہ نکال کر رکھ دیا گیا تھا کہ آپ کی تمام کی تمام زندگی نہایت شاندار کاموں پر مشتمل ہوگی اور آپ ایسی خدمت کی توفیق پائیں گے جو انہیں جری اللہ فی حلل الانبیاء اور دیگر تمام نبیوں کی انتہائی محبت کا حقدار بنا دے گی۔

حضرت میاں صاحب رضی سے ملنے والے اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کو چاند سے بہت مشابہت تھی وہی نرمی اور سکینت اور لطافت اور خوبصورتی جو چاندنی میں ہے آپ کی طبیعت میں نمایاں طور پر پائی جاتی تھی۔ آپ نہایت خاکسار نہایت منکسر المزاج۔ نہایت نرم اور محبت کرنے والے تھے جمالی کیفیت کا پہلو بہت زیادہ غالب تھا۔ غصہ میں بھی ایک محبت تھی اور انتظامی مجبوری کی سختی میں بھی ایک دلنواز گرمی کہ گویا اس سختی کے اٹھانے میں خود بھی شامل ہیں لیکن جہاں شریعت کے کسی حکم کا سوال ہوتا وہاں طبیعت میں ایک پختہ ثبات بھی موجود تھا۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنا پیار ظاہر کرنے کے لئے طفلی کے لفظ سے یاد کیا۔ جب آپ کی آنکھیں ایک لمبا عرصہ دکھنے کے بعد فکر پیدا کرنے لگیں کہ کہیں مستقل نقصان نہ پہونچ جائے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے شفا دی۔ اور اس کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان الفاظ میں دی گئی برّق طفلی بشیر۔ یہ آنکھوں کی صفائی اور صحت اور روشنی جہاں ظاہری آنکھوں پر وارد ہوئی وہاں اس کی برکتوں کا نزول آپ کی قلبی آنکھ میں بھی ہوا اور ظاہری بصارت کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ درجہ کی بصیرت بھی آپ کو بخشی گئی۔ جو بیان نہیں کی جاسکتی۔ آپ کی نظر ہر کام کی انتہائی جزئیات تک پہونچتی تھی اور گہری سے گہری باتوں کا اس طرح جائزہ لیتی تھی کہ انسان حیران رہ جاتا تھا۔ جب آپ کسی امر کا یا کسی انتظام کا معائنہ فرماتے تو معائنہ کروانے والے آپ کی نظر کی گہرائی کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے تھے۔ اعلیٰ سے اعلےٰ انتظام میں آپ ایسے امور کی طرف توجہ دلاتے جو منتظمین کی نظر سے اوجھل رہ جاتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بعد بالغ نظری میں آپ کی گرد پا کو بھی کوئی پہنچ نہیں سکتا۔

آپ کی خدمت کا سلسلہ بہت چھوٹی عمر ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں آپ مجلس انصار اللہ کے ممبر کی حیثیت سے عملی زندگی میں داخل ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر جبکہ آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر نامزد فرما دیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عالم۔ عاقل۔ دانا۔ معاملات کی سمجھ رکھنے والے تجربہ کار۔ اور سلسلہ کا درد رکھنے والے شخص کی طرف سے آپ کو اتنی چھوٹی عمر میں اس ذمہ داری کے کام کا سپرد ہونا ہی بتاتا ہے کہ آپ میں اس عمر ہی سے بیدار مغزی۔ علم اور معاملات کے پرکھنے کی قابلیت پائی جاتی تھی۔ پس اسی وقت سے ہی آپ نے اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت میں مشغول کر دیا۔ شروع میں ساتھ ساتھ تعلیم بھی حاصل کرتے رہے اور کام بھی کرتے رہے۔ لیکن تعلیم سے فراغت پا کر تو پھر آپ نے دن کو دن نہ سمجھا۔ اور رات کو رات نہ خیال کیا۔ اور ہمہ تن خدمتِ سلسلہ میں مشغول ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتنہ پسند عناصر کے مقابل میں آپ نے خاص جدوجہد کی اور پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ گویا حضور کے ساتھ دم آخریں تک۔ ایک مضبوط بازو کی طرح خدمت میں حاضر رہے آج ہم ایک مضبوط جماعت ہیں۔ آج ہمارے بجٹ لاکھوں تک پہونچے ہوئے ہیں آج ہم دنیا کے ہر ملک میں موجود ہیں۔ آج ہماری ترقی ایک پختہ و طے شدہ امر ہے۔ آج ہماری آواز سنی جاتی ہے۔ لیکن خلافت اولےٰ کے زمانہ اور خلافت ثانیہ کی ابتدا میں یہ حالات نہیں تھے۔ جماعت کمزور حالت میں تھی۔ بجٹ چند ہزار کا تھا۔ بیرونی دشمن سختی سے حملہ آور تھا۔ مخالف مولوی ملاّ یہ امید رکھتے تھے کہ یہ پودا اب اکھڑا کہ اب اکھڑا۔ ذرا اس انتہائی نازک زمانہ کا تصور کیجئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض جیسا بزرگ فوت ہو جاتا ہے اور جماعت کے اکابر سمجھے جانے والے خودی اکی بنیادوں پہ تبر رکھنے کیلئے کوشاں ہیں

اس نازک وقت میں ایک نوجوان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے ڈٹ جاتا ہے۔ یہ نوجوان بظاہر کم علم۔ ناتجربہ کار اور کمزور تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے ان نوجوانوں نے دشمنوں کے کیا اندرونی اور کیا بیرونی چھکے چھڑا دئے اور ہر ایک میدان میں ان کو وہ زک پہنچائی ہے کہ رہتی دنیا تک ان کو سر اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو جو چند نوجوان ساتھی ملے ان میں حضرت میاں صاحبؓ کا نام سرِفہرست ہے۔ اگر کسی کمانڈر کے ساتھی کمزوری دکھائیں تو نڈر سے نڈر کمانڈر کے بھی حوصلے پست ہو جاتے ہیں اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو عنایت ازل نے ایسے ساتھی دئے جو فی الواقعہ اپنی جانوں پر کھیل گئے یہی کیفیت سب سے بڑھ کر حضرت میاں صاحبؓ میں تھی۔ آپ اپنے امام کے اشارے کو سمجھتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی خدمت سے منہ نہ موڑا۔ کسی قسم باقی میں تامل نہ کیا کسی میدان میں پائے ثبات لغزش میں نہ آیا کسی سمندر میں گھوڑا ڈالتے وقت ہاتھ نہیں کانپا۔ کسی حملہ پر دل نہیں ڈرا۔ کسی وقت علمی جہاد سے قلم نہیں تھما۔ ہر آن اور ہر لمحہ جہاد کی کیفیت میں گزرا اور یہ ایک دن ایک مہینہ ایک سال کی بات نہیں بلکہ مسلسل پچپن سال تک یہ کیفیت رہی۔ ایک دن کا مرنا آسان ہوتا ہے۔ میدانِ جنگ میں جان پیش کر دینا بھی کچھ مشکل نہیں لیکن سالہا سال تک روزانہ اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جن کو ذاتِ باری اپنے خاص عزم سے حصہ دیتی ہے۔

آپ کی ایک خصوصیت وہ بے نظیر اطاعتِ امام ہے جو آپ سے ظہور میں آئی اطاعت کا دعوےٰ بہت کرتے ہیں لیکن ہر وقت ہر آن ہر معاملہ میں جو اطاعتِ امام کا اعلےٰ درجہ کا نمونہ آپ نے دکھایا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ ایک جاہل آدمی کے لئے یہ کام شاید اتنا مشکل نہ ہو لیکن ایک متبحر عالم اور ایسے شخص کے لئے جو اعلےٰ درجہ کی بصیرت رکھتا ہو اور اس کا فہم اور ادراک اعلےٰ معیار کا ہو کسی دوسرے شخص کی اطاعت کرنا آسان کام نہیں۔ ہر شخص کو اللہ تعالےٰ نے الگ الگ قوتِ مدرکہ بخشی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کئی معاملات کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میری رائے میں اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہونا چاہیئے اسی طرح حضرت میاں صاحبؓ کی اس طویل خدمت کے زمانہ میں بعض انتظامی اور علمی امور کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے اختلاف رائے ہوا اور انہوں نے اپنی رائے حضور کی خدمت میں عرض کر دی۔ بہت سے معاملات میں حضور نے ان کی رائے قبول کر لی لیکن بعض جگہ اختلاف پر اصرار کیا ایسے مواقع پر حضرت میاں صاحبؓ نے بے نظیر اطاعت کا نمونہ دکھایا اور حضور کے ارشادات کی تعمیل میں جو کارروائی کی اس میں قطعاً تامل یا ہچکچاہٹ یا سستی نہیں آنے دی بلکہ پورے زور کے ساتھ اسی طرح حضور کے ارشاد کو عملی جامہ پہنایا کہ گویا ان کی اپنی بھی یہی رائے تھی۔ آج کل لوگ ذرا سی بات پر اختلاف کر کے چلتی گاڑی میں روڑے اٹکانے لگ جاتے ہیں اور اپنی رائے کو اسقدر صائب سمجھتے ہیں کہ گویا ان کے علاوہ سب دنیا غلطی پر ہے لیکن حضرت میاں صاحبؓ جو بجائے خود نہایت اعلےٰ درجہ کی بصیرت رکھتے تھے اور ان کی رائے نہایت صائب ہوتی تھی جب امام سے اختلاف کرتے تو عمل اس پر کرتے تھے جو امام کی رائے ہوتی تھی اور نافرمانی یا تامل کا شائبہ تک نہیں ہوتا تھا۔

آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے خاص علم بخشا تھا۔ آپ کے تبحر علمی کا اندازہ ناممکن ہے۔ آپ کی تصنیفات کو پڑھ کر انسان قیاس ہی کر سکتا ہے کہ اس علم کے سمندر کا کوئی دوسرا کنارہ بھی ہوگا۔ تاریخ سے آپ کو خاص دلچسپی تھی اور آپ کی تصنیفات میں سے سیرۃ خاتم النبیین ایک شاندار علمی خدمت ہے جس کی نظیر لانا مشکل ہے۔ آپ کے قلم پر روح القدس کا سایہ تھا اور آپ کی تحریر ایک خاص ندرت رکھتی ہے جو آپ ہی سے خاص تھی اور جو آپ کو اردو کے چوٹی کے نثر نگاروں کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔ الفاظ کا استعمال اور ترتیب مضمون میں آپ کو خاص کمال حاصل تھا۔ مضمون draft کرنا یا ڈرافٹ شدہ کی اصلاح کرنا آپ پر ختم تھا۔ تحریر کا یہ ملکہ آپ نے سلطان القلم سے ورثے میں پایا تھا اور یہ یونہی بے حکمت نہیں بلکہ اس سکیم کے عین مطابق تھا جو اللہ تعالےٰ کے حضور میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے تیار کی گئی تھی۔ مسیح موعود کا دنیا میں برپا ہونا اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک نفخ صور کی حیثیت رکھتا ہے مسلمانوں کی زبوں حالی اور دینِ اسلام کی ذلت کے بعد اب پھر اللہ تعالیٰ نے ایک پہلوان اسلام کو سرفراز کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے اور اس کے ساتھیوں اور تابعین کو خاص علوم اور خاص قوتیں بخشی ہیں چونکہ یہ زمانہ جہاد بالقلم کا ہے اس لئے جس کے قلم میں طاقت و برکت بخشی گئی وہی صفِ اوّل میں آنے کے قابل ہے ان صفِ اوّل میں آنیوالوں میں سے حضرت میاں صاحبؓ کو یہ برکت اور طاقت اس حد تک دی گئی ہے جو آپ کو صرف ایک سپاہی نہیں بلکہ کمانڈر کے مقام پر کھڑا کرتی ہے۔ اور اسی لحاظ سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے **قمر الانبیاء** کا خطاب ملا تھا۔ ہزاروں لاکھوں انشاپردازوں نے آپ کی تحریروں سے فائدہ اٹھایا ہے اور کروڑوں ابھی ایسے آئیں گے جو آپ کی تحریروں سے فائدہ اٹھا کر جہاد بالقلم کریں گے اس طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں حضرت میاں صاحبؓ ایک زبردست پہلوان اور ایک زبردست کمانڈر کی حیثیت رکھتے ہیں

گو آپ جلسوں میں تقریر کرنے سے گھبراتے تھے لیکن جن لوگوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کی تقاریر سنی ہیں وہ جانتے ہیں کہ آپکی گفتار دل کو موہ لینے والی ہوتی تھی۔ آواز شیریں اور موقع جلسہ سالانہ کا اور ذکرِ حبیب کا موضوع عجیب سماں پیدا کرتا تھا حضرت میاں صاحبؓ کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ ذکرِ حبیب پر تقریر کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات کے زمانے کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیتے ہیں۔ زبان پر ذکرِ حبیب ہے اور آنکھوں سے محبت کے موتی نچھاور کر رہے ہیں اتنی موثر اور دل کو تڑپا دینے والی کیفیت اور کون پیدا کر سکتا ہے؟۔

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا سے تعلق کی ایک خاص کیفیت تھی۔ کئی دفعہ آپ نے بیان فرمایا کہ میں نے بچپن میں بھی کبھی حضرت اماں جانؓ سے اپنی کسی ضرورت کا اظہار نہیں کیا اور حضرت اماں جانؓ اس معاملہ میں میرے نازک جذبات کا احساس فرما کر خود ہی خیال رکھتی تھیں۔ بیسیوں مرتبہ میں نے دیکھا کہ آپ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی خدمت میں حاضر ہوتے اور صحن میں ننگے چبوترے پر آپ کے قدموں میں بلا تکلف بیٹھ جاتے اور جو جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہوتی ہے وہ بھی آپ نے حد کمال تک حاصل کی۔

آپ کی طبیعت کی مٹھاس اور محبت کی شیرینی نے کتنے ہی دلوں میں ناقابلِ محو یاد پیدا کر دی ہے۔ ملنے والے ہر وقت آ رہے ہیں۔ صبح دوپہر شام رات شاید ہی کوئی ایسا وقت ہو جس وقت ملنے والوں کا تانتا نہ بندھا ہو اور آپ باوجود بیماری اور تکلیف اور بے چینی کے مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ملتے ہیں۔ ہر آدمی جس کو کوئی رنج ہے کوئی غم ہے کوئی تکلیف ہے یا کوئی شکایت ہے یا کوئی مشورہ کرنا ہے حضرت میاں صاحبؓ کی خدمت میں بھاگا چلا آتا ہے آپ سے تسلی پاتا ہے۔ شکایت دور کرواتا ہے صحیح اور صائب مشورہ حاصل کرتا ہے۔ آپ تھک جاتے ہیں تو چہرے پر ملال نہیں آتا بیمار ہو جاتے ہیں تو بیماری کی پرواہ نہیں کرتے۔ ہر آدمی ہر بات آپ سے بے تکلفی سے کر لیتا تھا۔ خواہ وہ علمی ہو خواہ وہ انتظامی ہو خواہ وہ کسی انتظام کی شکایت ہی کیوں نہ ہو آپ سنتے تھے۔ مناسب طریق سے تسلی کروا دیتے تھے۔ حق یہ ہے کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا بڑا مضبوط لیکن جمالی بازو تھے۔ باوجود اس کثرت ملاقات کے آپ پبلک میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ جلسوں میں تقاریر کرنا یا صدارت کرنا آپ پر بوجھ ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جامعہ احمدیہ میں جب سابقہ پرنسپل کے اعزاز میں الوداعی دعوت کی تقریب منعقد ہوئی تو حضرت میاں صاحبؓ سے صدارت کی درخواست کی گئی لیکن حضرت میاں صاحبؓ نے قبول نہ فرمائی اور صرف ایک فقرہ جواب میں لکھ بھیجا "میں صدارتیں نہیں کیا کرتا" دوسرے دن میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے میرا ارادہ آنے کا تھا میں صرف صدارت سے گھبراتا ہوں ویسے مجھے بلایا جاتا تو میں ضرور حاضر ہوتا۔ آپ کی طبیعت کا یہ رنگ دیکھ کر مجھے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے یہ فارسی زبان کا مصرع یاد آ جاتا ہے ؎

منتہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

۱۹۴۷ء کی بات ہے ہجرت سے چند ہفتے قبل ایک دن میاں عزیز احمد صاحب کے ہاں تشریف لائے اتفاق سے گھر پر میں اکیلا ہی تھا فرمانے لگے بہشتی مقبرہ جانا چاہتا ہوں میں نے عرض کیا چلیں میں ساتھ چلتا ہوں چنانچہ ہم دونوں مقبرہ بہشتی گئے۔ جاتے ہوئے میں نے بعض انتظامی نقائص کا ذکر کیا تو فرمانے لگے آدمی کو سوچ کر بات کرنی چاہیئے اصل کام انتظام کا امام کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور اسی کی ہدایات کے ماتحت تدابیر اختیار کی جاتی ہیں جو بعض دفعہ بظاہر غلط نظر آتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد امام کو حاصل ہوتی ہے اور وہی درست ہوتا ہے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہوتا ہے جو امام فیصلہ کرتا ہے باقی لوگوں کو چاہیئے کہ زور اس کی اطاعت پر دیں نہ کہ خود اپنی طرف سے تجویزیں تیار کریں۔ ظاہر ہے کہ امام کی اطاعت اور اس کے

فیصلوں کی برکت کا خیال جتنا حضرت میاں صاحبؓ کے دل میں تھا اور کسی کے دل میں نہیں ہو سکتا۔ جب مزار اقدس پر پہنچے تو دیر تک دعا کرتے رہے اور اس درد سے بلک بلک کر دعا کی کہ میں وہ نظارہ بھول نہیں سکتا معلوم ہوتا تھا کہ دل پھٹ جائے گا۔ واپسی پر مختصراً اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی ہوئے اور اصل اسی کی ذات کو مقصود بنانے کے لئے مربیانہ نصیحتیں فرمائیں۔

آپ کا اس عالم فانی سے رحلت کر جانا اس دنیا کا عظیم سانحہ ہے دل اس کو یاد کرنے کو تیار نہیں ہوتا اب بھی جب کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو خیال ہوتا ہے کہ چلو عمو صاحب سے مشورہ کریں گے لیکن پھر یاد آ کر دل افسوس اور غم کی عمیق گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے آپ کے مدارج کی بلندیوں کے لئے دعا زبان پر آتی ہے ایک محسن کے لئے دعا کرنا ضروری ہے اور کوشش سے نہیں بلکہ خود بخود دل سے دعا اٹھتی ہے ورنہ حضرت میاں صاحبؓ تو فنا کے اس مقام پر تھے کہ ان کے مدارج کا تصور بھی ہمارے جیسے انسان کے لئے مشکل ہے ان کے لئے تو جنت کے سب دروازے کھول دیئے گئے ہوں گے اور ایک شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ فرشتوں نے ان کا استقبال کیا ہوگا اور سیدہ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی گود میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ پائی ہو گی۔ دعا کی ضرورت تو ہم جیسے گنہگار اور نالائق لوگوں کو ہے جو خدمت کا دعوےٰ تو کرتے ہیں لیکن عمل میں انتہا درجہ کمزور ہیں۔ خدا کی محبت اور اسلام کی خدمت کا ادّعا تو موجود ہے لیکن جسم دل کا ساتھ نہیں دیتا مسجد میں نماز ہو رہی ہوتی ہے اور ہم سوئے ہوئے ہوتے ہیں یا مجالس میں گپیں ہانک رہے ہوتے ہیں اسلام پر عیسائیت اور اشتراکیت کے تابڑ توڑ حملے ہو رہے ہیں اور ہم اپنی جائیدادوں کے بنانے میں مشغول ہیں۔ اسلام اپنے زندہ ہونے کے لئے ہم سے ایک قربانی مانگتا ہے اور ہم اپنی جان کو چھپائے بیٹھے ہیں آج سب قومیں شیطان کی قیادت میں اپنے ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں صف آراء ہیں اور ہم کوتہ بین اس دنیا کی ترقی دیکھ کر ان کے رعب اور ہیبت سے کانپ رہے ہیں۔ واقعی دعا کی حضرت میاں صاحبؓ کو کیا ضرورت ہے وہ نبیوں کا چاند تو نبیوں کی گود میں چلا گیا۔ دعا کی تو ہمیں ضرورت ہے دعا کی تو اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے ضرورت ہے، جو حضرت میاں صاحبؓ کی وفات کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے

ان کی وفات توجہ دلا رہی ہے احمدی نوجوانوں کو کہ ایک عالم فوت ہو گیا ہے اس کی جگہ ایک اور عالم پیدا ہو۔ ایک منتظم چلا گیا ہے اس کی جگہ ایک اور منتظم پیدا ہو۔ ایک مفکر۔ مدبر۔ محسن۔ خلق اللہ کا حقیقی ہمدرد۔ مہربان دوست مشفق ناصح۔ مجاہد اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو گیا ہے اب اس کی جگہ پر کرنے والے آگے بڑھیں یہی زندہ قوموں کی نشانی ہے۔

اے خدا تو اس مقدس وجود کی روح پر اپنی ہزاروں ہزار رحمتیں اور فضل نازل فرما جو ایک چاند کی صورت میں اس دنیا پر طلوع ہوا تھا اور اپنی چاندنی کے ٹھنڈے سایوں میں دنیا کو آرام دیتا رہا جو اپنی نرم اور لطیف شعاعوں سے تاریک کونوں کو منور کرتا رہا جو غمگین دلوں کو تسلی دیتا رہا اور زخمی دلوں پر مرہم کے پھائے رکھتا رہا۔ اے خدا تو اس کی جسمانی اولاد پر بھی اپنے خاص فضل کا سایہ رکھنا اور ان کی ہر مشکل میں ان کی رہنمائی فرمانا اور ان کی ہر ضرورت کو پورا کرنا کیونکہ سب طاقتیں تجھی کو حاصل ہیں

العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا

(سیدہ داؤد احمد۔ ربوہ)

امیدواران واقفِ زندگی متوجہ ہوں

جملہ امیدواران میٹرک پاس واقف زندگی طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ عشرہ تک ان میٹرک پاس نوجوانوں کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا جنہوں نے خدمتِ سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے اس لئے وہ ذہنی طور پر تیار رہیں

۲۔ نیز وہ میٹرک پاس نوجوان جو خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں وہ بھی مقررہ تاریخ کو آ جائیں ان میں سے جن کے متعلق انٹرویو بورڈ نے مناسب سمجھا تو انہیں اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کر دیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ جیسے جلیل القدر بزرگ کی رحلت ایک بہت بڑا جماعتی سانحہ ہے جسے ہر احمدی نے شدت سے محسوس کیا ہے

مرکز سلسلہ ربوہ کے مختلف اداروں کی طرف سے تعزیتی قرار دادوں کے ذریعے رنج و الم کا اظہار

ناصرات الاحمدیہ ربوہ

ناصرات الاحمدیہ۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر انتہائی حزن و ملال اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دستِ بدعا ہے کہ وہ آپ کی روح پر اپنی رحمت کی بارش تا ابد برساتا رہے۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس والدین اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ دے۔ آمین۔ آپ کی وفات ایک عظیم جماعتی سانحہ ہے۔ جسے ہم میں سے ہر ایک بشدت محسوس کر رہی ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر اور جماعت احمدیہ کے جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ بشاراتِ الٰہیہ کے ماتحت پیدا ہوئے۔ اور بشاراتِ الٰہیہ کے مطابق ہی آپ نے اپنی عمر عزیز گزاری۔ آپ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک چلتا پھرتا نشان تھے آپ اس مبشر اولاد کا ایک درخشندہ گوہر تھے۔ جو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ اور جس کے متعلق مقدر ہے کہ وہ ان خدائی انوار کو دنیا میں پھیلائے گی۔ جن کی تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے ہوئی اور پھر بڑی کرامت یہ ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت طیبہ کے ان مقدس افراد میں شامل تھے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے وصیت سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ اور انہیں دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔

ناصرات الاحمدیہ گرلز سکول کا یہ خصوصی اجلاس اس عظیم حادثہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ۔ محترم صاحبزادہ مظفر احمد صاحب اور ان کے جملہ برادران و ہمشیرگان نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے قلبی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ آپ کو اپنے بلند تر قرب سے نوازے۔ آپ کی نیک اور پاک روایات کو سلسلہ میں زندہ رکھے۔ اور وہ عظیم خلا جو آپ کی وفات سے جماعت میں پیدا ہوا ہے۔ اپنے خاص فضل سے اس کی تلافی فرمائے۔ آمین۔

سٹاف نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

ہم جملہ معلمات و سٹاف نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ انتہائی دکھ اور دلی رنج کے ساتھ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر اپنے گہرے غم کا اظہار کرتی ہیں۔ حضرت میاں صاحبؓ کے انتقال پُر ملال سے جو عظیم نقصان ساری جماعت کو اور خاص طور پر درویشانِ قادیان اور ان کے اہل و عیال اور ہزاروں بے کس بیواؤں یتیموں اور بے شمار طالب علموں کو جن کی وہ کفالت کرتے تھے ہوا ہے۔ وہ ناقابل تلافی ہے جماعت کی دینی تربیت اور اخلاقی اصلاح کا انہیں بے حد خیال رہتا تھا اور ہر وقت ہر ادارے اور ہر شعبے کو اپنی قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا کرتے تھے۔ ان کی برکات کا حلقہ مرکز تک محدود نہ تھا۔ بلکہ جہاں جہاں جماعت پائی جاتی ہے وہاں پر ان برکات کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ آج جماعت ان کے بابرکت وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ آپ ہر شخص کے خیر خواہ اور باپ سے زیادہ شفیق تھے۔ ہم ان کی شبانہ روز دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کے گرانمایہ وجود کی وفات پر ہمارے دل مجروح ہیں اور ہم آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔

ہم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غم میں شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور اسی کے حضور دعا کرتی ہیں کہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت میاں صاحبؓ کو ان کی اپنی خواہش کے مطابق بغیر حساب کے بخش دے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ آپ کے مقدس وجود سے جو برکات وابستہ تھیں ان کا سلسلہ تا قیامت جاری رکھے۔ آمین۔ ہم سب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کی خدمت میں بالخصوص اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد۔ جملہ افراد ہائے جماعت احمدیہ کی خدمت میں بالعموم اپنے دلی رنج و غم کے جذبات پیش کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کے جملہ اہل و عیال کا خود نگہبان اور حافظ ہو آمین۔ ثم آمین!

(سٹاف ممبران)

فہرست عطایا دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ـــــ ربوہ

(از ۶۳/۲/۱۶ تا ۶۳/۴/۲۱)

(۲)

شریف احمد صاحب و ڈبہ ڈیکپنی کراچی ...۔ ۱۹
ڈاکٹر مسز زبیدہ طاہرہ صاحبہ 〃 ...۔ ۳۰
ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی ربوہ
برائے اہلیہ صاحبہ مرحومہ ...۔ ۵
محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ...۔ ۲۰
داؤد احمد صاحب کراچی ...۔ ۱۰
شیخ دوست محمد صاحب شمس لائلپور ...۔ ۱۰
محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ...۔ ۱۲
ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب لاہور ...۔ ۴۶
ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب کراچی ...۔ ۲۵
خان صفدر علی خان صاحب 〃 ...۔ ۷
طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب
بذریعہ دفتر خدمت درویشاں ربوہ ...۔ ۱۰
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب
بذریعہ دفتر خدمت درویشاں ربوہ ...۔ ۵
بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب
بذریعہ خدمت درویشاں ربوہ ...۔ ۲۰
چوہدری حمید احمد صاحب 〃 〃 ...۔ ۵
سلیجڈ محمد یوسف صاحب آف کلکتہ ...۔ ۵
منور احمد صاحب ملک ڈپٹی اسسٹنٹ کمشنر
خیر پور ...۔ ۶
محمد اکرم صاحب از جماعت گوجرانوالہ ...۔ ۵
عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال حلقہ مغلپورہ
لاہور ...۔ ۵
علی محمد صاحب سیکرٹری مال جھنگ صدر ...۔ ۵
زکیہ خاتون صاحبہ کراچی ...۔ ۱۰
ملک عبدالشکور صاحب کراچی منجانب ملک عبدالغنی
صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ...۔ ۲۵
چوہدری منیر احمد صاحب نشاط منوار لمیٹڈ
کراچی ...۔ ۵
عبدالحکیم خان صاحب ناظم آباد شمالی کراچی ...۔ ۲۲۵
لجنہ اماء اللہ کراچی ۵۰۔ ۵۵
شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ شہر ...۔ ۵
نوابزادہ محمد امین خان صاحب بھول ...۔ ۲۰
شیخ منور حسین صاحب ایڈووکیٹ
منڈی بہاء الدین ...۔ ۱۰
منجانب منظورہ بیگم صاحبہ مرحومہ 〃 ...۔ ۵
سعید احمد صاحب ابن محمود احمد صاحب
وکیل حیدرآباد کراچی ...۔ ۵
محمد یوسف انجینئر 〃 ...۔ ۵
زکیہ خاتون صاحبہ 〃 ...۔ ۵
ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب 〃 ...۔ ۱۵
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر
بشیر احمد صاحب سرگودھا ...۔ ۳۱

چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ شہر ...۔ ۵
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب گوجرانوالہ ...۔ ۱۵
شیخ نور احمد صاحب کراچی ...۔ ۵
سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت اقدس ربوہ ...۔ ۱۲
چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان چھاؤنی ...۔ ۵
اللہ دین صاحب چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر ...۔ ۱۰
حکیم عبدالرحیم صاحب مصری شاہ لاہور ...۔ ۵
مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد ...۔ ۶
شیخ عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی ...۔ ۱۰
میجر محمد صادق صاحب بذریعہ میجر حمید احمد
صاحب کلیم ...۔ ۶۰
صادقہ قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ ربوہ ...۔ ۱۵۰
آر چوہدری معرفت چوہدری نور محمد صاحب
مظفر گڑھ ...۔ ۱۰
میجر حمید احمد صاحب کلیم آزاد کشمیر ...۔ ۱۵۰
عبدالقادر صاحب جماعت لکھو کھر اسٹیٹ
ضلع ملتان ...۔ ۷
اہلیہ صاحبہ کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی
چک ۲ ب ج قادر آباد ...۔ ۵
مشتاق احمد صاحب دوکاندار راولپنڈی ...۔ ۳۰
بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال سرگودھا
(بلا تفصیل) ...۔ ۳۶
منشی فضل دین صاحب پھیرو چیچی سندھ ...۔ ۱۰
اللہ بخش صاحب 〃 〃 ...۔ ۵
محمد رمضان صاحب 〃 〃 ...۔ ۵
دین احمد صاحب 〃 〃 ...۔ ۵
جان محمد صاحب 〃 〃 ...۔ ۵
محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال پھیرو چیچی
از متفرق احباب ...۔ ۹
شمس الدین صاحب صراف مع اہلیہ صاحبہ
سیالکوٹ ...۔ ۷
فیض احمد صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد ...۔ ۶
نور احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن
لاہور ...۔ ۴۰
حلقہ دہلی گیٹ لاہور بذریعہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ...۔ ۹
چوہدری عبدالحی صاحب چک ۲۰ نوشہرہ T.D.A ...۔ ۵
شیخ خلیل احمد صاحب پشاور ...۔ ۵
محمد انور صاحب دھرم پورہ لاہور ...۔ ۵
رفیق الرحمٰن صاحب کراچی ...۔ ۱۰
مرزا سرفراز محمد صاحب کراچی ...۔ ۵
لجنہ اماء اللہ کراچی (بلا تفصیل) ...۔ ۶۵
سید محمد صادق علی صاحب دارالرحمت وسطی ...۔ ۵
ربوہ
محمد داؤد صاحب و عبدالسمیع صاحب ڈھاکہ ...۔ ۱۵۰

وزیر محمد صاحب صاحب چنیوٹ ...۔ ۱۰
مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ ...۔ ۵
شفیق بخاری صاحب ابن حکیم سید سراج
صاحب سیالکوٹ ...۔ ۱۰
مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد
منڈی بہاء الدین ...۔ ۵
جماعت لائلپور بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب ...۔ ۹
لجنہ اماء اللہ دارالرحمت شرقی ربوہ
بذریعہ مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال ...۔ ۲۲
جماعت احمدیہ نیل کوٹ چاہ بھاگووالہ
ضلع ملتان ۔ بذریعہ عبداللطیف صاحب ...۔ ۶

درخواست ہائے دعا

۱ ۔ مکرم چوہدری رسول بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶ ضلع منٹگمری غلہ کی خرابی کے باعث کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم چوہدری صاحب موصوف کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے ۔

(نوٹ) مکرم چوہدری رسول بخش صاحب نے بغرض ثواب ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے ۔ جزاہ اللہ

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

۲ ۔ ہمارے دفتر کے کارکن چوہدری اللہ رکھا صاحب بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ احباب سے دعائے صحت کے لئے درخواست ہے ۔

(سردار عبدالحق شاکر ربوہ)

۳ ۔ مکرم ملک فضل احمد صاحب کچھ عرصے سے اعصابی عارضہ کے سبب بیمار ہیں ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں ۔ (سردار محمد کاتب الفضل)

درخواست دعا

میری لڑکی سیدہ منیرہ نے امسال منشی فاضل کا امتحان ۸۰ ۳ نمبرے کر پاس کیا ہے اور اب وہ میٹرک امتحان انگریزی کی تیاری کر رہی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس امتحان میں بھی نمایاں کامیابی عطا کرے۔ (عنایت حسین شاہ ۲۸۳ ج ب ضلع لائل پور۔)

مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تعزیتی قراردادیں

(بقیہ صفحہ اول)

دل غمگین ہیں اور آنکھیں آنسو بہاتی ہیں تاہم زبان پر تسلیم و رضا اور اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی رہنے کے الفاظ کے سوا اور کچھ نہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود باجود شعائر اللہ میں سے تھا اور جماعت کے لئے بڑی برکتوں کا موجب تھا۔ اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص دعاؤں اور الہامی بشارتوں کے مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت میاں صاحب کے متعلق خاص بشارات آپ کی پیدائش سے بھی پہلے عطا فرمائی تھیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار تھے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی نے آپ کو مخلوقِ خدا کا محبوب بنا دیا تھا۔ آپ نے اپنے آپ کو ساری عمر خدمتِ اسلام کے لئے ہمہ وجود وقف رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور عہدوں کی حتی المقدور حفاظت کرتے رہے اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں، بیدار مغزی فکر و تدبر کی بلند مرتبہ قوتوں اور زبردست ملکۂ تحریر کو آخر دم تک خدا کے رستہ میں بروئے کار لاتے رہے۔

آپ یقیناً ان رجالِ فارس میں سے ایک تھے جن کی خبر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل دی تھی اور جنہیں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے گویا ستون قرار دیا تھا۔ بہت چھوٹی عمر میں آپ نے خدمتِ اسلام کا عہد باندھا اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تادمِ آخر اس خوبی سے اس عہد کو نبھایا۔ وہ جماعت کے نوجوانوں اور بوڑھوں کے لئے ہمیشہ ایک درخشندہ مثال کے طور پر زندہ رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال کے قریب تھی یہ صدمہ جو جماعت کی کمر ہمت توڑنے والا تھا آپ کے پائے ثبات کو لغزش میں نہ لا سکا اور آپ نے اپنے بزرگ بھائی کی اقتدا میں صبر و استقامت کا جو نمونہ دکھایا وہ نوجوانانِ احمدیت کو ہمیشہ یاد رہنا چاہیئے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے موقع پر جبکہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی عمر صرف اکیس سال تھی آپ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود کے دستِ راست ثابت ہوئے۔ اور اہلِ پیغام کے فتنہ ارتداد کے مقابلہ میں آپ نے بڑی گرانقدر خدمات سر انجام دیں۔ اس چھوٹی سی عمر میں جماعت کی بڑی بڑی ذمہ داریاں آپ پر ڈالی گئیں۔ جنہیں آپ نے ایک پختہ کار اور تجربہ کار سفید ریش انسان کے سے تدبر کے ساتھ عمدگی اور خوبی سے ادا کیا۔ عمر کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین کا زبردست جذبہ آپ کے قلبِ صافی میں بڑھتا چلا گیا۔ اور آپ کی وفات آپ کی چالیس سال قبل کہی ہوئی نظم کے اس شعر کے مطابق ہوئی۔

خواہش نہیں ہے گر کوئی تو یہی ہے فقط بشیر
اسلام پر ہی دیجئو پروردگار! موت

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اطال اللہ بقاءہٗ کی لمبی بیماری کے دوران آپ نے جماعت کی نگرانی اور

احباب جماعت کی دلداری اور ہمدردی کا بار جس طرح اپنے کندھوں پر اٹھائے رکھا اور تادمِ آخر اسے نبھایا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ساری جماعت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے آپ میں بے شمار خوبیاں تھیں تاہم اطاعتِ امام اور احترامِ خلافت کا جو رنگ آپ کے اندر پایا جاتا تھا وہ کسی دوسرے میں مشکل سے ملے گا خواہ آپ کو اختلافِ رائے ہی کیوں نہ ہو تا خلیفۃ المسیح کے ہر فیصلہ کو بطیبِ خاطر قبول فرماتے اور یہی بات جماعت کے دوسرے افراد میں دیکھنا پسند فرماتے تھے۔

دینِ محمدؐ کے اس فدائی اور بطلِ جلیل کی وفات سے جماعت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اسے خدا کا فضل ہی پُر کر سکتا ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ جماعت کے نوجوانوں کے دلوں میں اپنی اور اپنے رسولؐ کی محبت اور دینِ اسلام کی ہمدردی اور بنی نوعِ انسان کی خدمت کا وہ جذبہ پیدا فرمائے جو حضرت صاحبزادہ صاحب رضی کے دل میں تھا تا ہم لوگ اپنے بزرگوں کے خلفِ صالح قرار پائیں اور ان کی نیکیوں کو باقی رکھنے کا موجب ہوں۔ ہم نہایت عاجزی سے اپنے مولا کے حضور آپ کی بلندیٔ درجات اور اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس آقا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم . . . . اور اپنے مقدس باپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں جگہ پانے کے لئے دست بدعا ہیں نیز آپ کے پسماندگان کے لئے بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو توفیق دے کہ وہ اپنے بزرگ والد کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں نیز اللہ تعالیٰ اس صدمے میں جماعت کو خود تسلی دے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

توسیع اشاعت الفضل کیلئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو منٹگمری۔ ملتان۔ بہاولپور۔ کوئٹہ اور سابق سندھ کی جماعتوں میں بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔

مکرم خواجہ صاحب اپنے اس دورہ میں توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت ساتھ ساتھ اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی ادا کریں گے۔

جملہ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مکرم خواجہ صاحب کے اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواستہائے دعا

برادرم مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کا خط آیا ہے کہ وہ بہت بیمار ہیں اور انہیں دل کے دورے پڑ رہے ہیں چی پانیگ میں جہاں وہ آرام کی غرض سے گئے تھے اور جہاں جا کر بیمار ہو گئے طبی امداد بھی مہیا نہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جماعت کے اس دیرینہ خادم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل اور لمبی عمر عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۲۔ ہمارے مخلص مبلغ بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی والدہ انگلستان میں شدید بیمار رہیں اور حالت خطرہ سے خالی نہیں ان کی صحت یابی کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)

۳۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور کے صاحبزادے شیخ مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی گرنے کی وجہ سے بائیں کہنی ٹوٹ گئی ہے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(شیخ محمد یوسف احمدیہ مسجد لائل پور)

اعلان!

جامعہ نصرت ربوہ

I جامعہ نصرت و ہائر سیکنڈری سکول موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۹ ستمبر کو صبح ۷ بجے کھلے گا انشاء اللہ۔ سٹاف ممبرز و طالبات مطلع رہیں۔

II طالبات جنہوں نے بی۔ اے پارٹ I کا امتحان دیا ہے۔ ان کا بھی مذکورہ تاریخ کو حاضر ہونا لازمی ہے۔

III ہوسٹل کی طالبات ۸ ستمبر کی شام تک پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)